

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائل رمضان المبارک

رسوماتِ قلم

جی اے حق محمد
ایم اے۔ ایل ایل بی
فاضل علوم عربیہ

ریسرچ سکالر۔ ادارہ تحقیقات اسلامی
اسلام آباد



اشرف رضا
۲۴ اپریل ۲۰۱۸ء
واہ کینٹ

3248

کتابت: محمد افضل منیر

مکتبہ اسلامیہ لاہور

3248

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائلِ رمضان المبارک

رشحاتِ قلم



ایم اے۔ ایل ایل بی
فاضل علوم عربیہ

محمد اے حق محمد

ریسرچ سکالر۔ ادارہ تحقیقات اسلامی
اسلام آباد

نشد

مکتبہ اشاعت و نشریات
مجمعہ ضمیمہ انوار العلوم
۲۴ اپریل ۱۹۷۰ء
واہ کینٹ

کتابت: محمد افضل مینیر

سر سرائے طاہر پٹنہ لیاقت روڈ راولپنڈی

ذخیرہ صاحبزادہ میاں محمد امجد شہر قیومی نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

ع
ا
م
ی
ا
م
ی
ا
م
ی

حضرت مولانا موصوف کو بچپن سے ہی جو علمی اور پاکیزہ ماحول میسر آیا
وہ ان کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔ مختصر سی عمر میں آپ نے صلاحیتوں
کا لوظ منوالیا ہے۔

میں نے حضرت مولانا موصوف سے ایک ملاقات کے دوران
فضائل رمضان کے متعلق ایک کتابچہ لکھنے کی استدعا کی۔ الحمد للہ
کہ آپ نے میری گزارش کو شرف قبولیت بخشا۔ ہم اسے شائع کر کے
قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

عبد القادر ایم۔ اے

نیشنل جامعہ ضریحہ انوار العلوم، ۲۴ اپریل واہ کینٹ

86392

3248

~~68892~~

رمضان اور قرآن

ماہ رمضان المبارک جس میں قرآن اُنار
گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت
ہے جس میں ہدایت کی روشن دلیلیں
ہیں اور جو حق و باطل کے درمیان تمیز
کرنے والا ہے۔ تم میں سے جو بھی یہ
مہینہ پلکے، اس پر فرض ہے کہ روزے
رکھے۔ اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے
دنوں میں روزے رکھے پورے کرے۔ اللہ
تعالیٰ چاہے اسے آسان چاہتا ہے تنگی نہیں
دے گا اسے اگر تم گنتی پوری کر سکو۔ اور اللہ

شَهِرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ
فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَ
الْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ
مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْهُنَّ
أَيَّامٌ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَلَمَّا كَمَّتِ الْعِدَّةُ وَاتَّقَدْتُمُ اللَّهَ
عَلَىٰ دَعْوَتِهِمْ وَأَقَامُوا تَتَابَعُوا

القرآن

کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے

تم کو ہدایت دی اور تاکم شکر داکر۔

اللہ تعالیٰ نے اقوامِ عالم پر احسانِ عظیم فرمایا کہ ایک مکمل ضابطہ
 حیات، بھٹکے ہوؤں کے لئے روشنی کا عظیم مینار، انسانی معاشرے
 کے اخوت و یگانگت، پیار و محبت، فلاح و بہبود، تسخیر کائنات، زمین و آسمان
 کے سزانوں پر حکمرانی اور باہمی تعلقات خوش اسلوب بنانے کیلئے قرآنِ
 مجید عطا فرمایا جو عظیم تحفہ اس مہینے میں عطا کیا گیا، اس لئے ہم پر فرض
 ہوا کہ اس کے شکرانے کے طور پر بارگاہِ رب العزت میں ایسی عبادت
 کا نذرانہ پیش کریں جو ملاوٹ اور دکھدوے سے پاک ہو اور ایسی عبادت
 صرف روزہ ہے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ہم قرآن میں بیان
 کردہ اسرار و رموز پر بھی نگاہ ہو سکتے ہیں جب ہمارے اذنان پاک، ہماری
 روئیں نشستہ اور ہمارے جسم صاف ستھرے ہوں، ہم حرام کی آلودگیوں
 سے پاک ہوں حیوانی جذبات سے دور ہو کر ملکوتی صفت میں ڈھل جائیں
 یعنی جس قدر آئینہ صاف ہوتا ہے تصویر اس قدر صاف دکھائی دیتی ہے۔
 ہم روزہ کی پالش سے جس قدر اپنے نفس کو صاف کرتے جائیں گے،

چمکاتے جائیں گے اسی قدر قرآنی امر اور روز کی تصویریں زیادہ واضح طور پر منعکس ہونے لگیں گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا
مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا
أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهِ فِدْيَةٌ مِمَّا
كَسَبُوا ۚ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَلَهُ
خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض
کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر تاکہ
تم تقویٰ اختیار کرو۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں
پس تم میں سے جو مریض ہو یا سفر پر ہو
تو یہ گنتی کے دن دوسرے دنوں میں پوری کر لے
اور جو لوگ طاقت نہ رکھتے ہوں تو ایک مسکین
کو پیٹ بھر کے کھانا کھلا دے۔ کافی دے دیں۔
جو خوشی سے زیادہ نیکی کرے تو اس کیلئے بہتر
ہے اور تمہارا روزہ رکھنا ہی بہتر ہے۔ اگر تم

جانتے ہو۔

اسلام پوری کائنات کے لئے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے یہی وجہ
ہے کہ اس کے احکام فطری تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ انسانی زندگی ہمیشہ
کوناں گوں حالات کا شکار رہتی ہے کبھی سفر و پیش ہوتے ہیں کبھی بیماریاں

لاحق ہوتی ہیں کبھی بڑھاپا اور ضعف، مجبوریوں کی زنجیر بن کر جکڑ لیتا ہے۔
 ان تمام حالات کے پیش نظر مریض اور مسافر کو اجازت دی گئی ہے کہ جتنے دن
 مرض یا سفر ہے اتنے دن روزے نہ رکھیں مگر بعد میں اتنے دنوں کے روزے قضا
 کر لیں اور اگر جسمانی ضعف کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو روزانہ ایک
 مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا جائے، یہ فدیہ کہلاتا ہے۔

”صَوْم“ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی ایسی چیز سے دُور رہنا
 جس کی طرف نفس شش محسوس کرتا ہو مگر اصطلاح شریعت میں صوم کا
 مطلب ہے کہ انسان عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب
 آفتاب تک کھانے پینے اور عمل زوجیت سے دور رہے۔

ابتداء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھ
 لینے کی ہدایت فرمائی مگر سید میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کا پورا مہینہ روزے
 رکھنے کا حکم نازل فرمایا اور ساتھ ہی یہ رعایت دی گئی کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی
 طاقت ہونے کے باوجود روزہ نہ رکھیں وہ ہر روزے کے عوض کسی ایک مسکین
 کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں۔ کچھ عرصہ بعد خدائے ذوالجلال نے ایک اور حکم نازل
 فرمایا جس کی وجہ سے یہ رعایت ختم کر دی گئی۔ البتہ بیمار، مسافر، حاملہ عورت

اور دودھ پلانے والی عورت یا ایسے بوٹھے کے لئے جو روزہ رکھنے کی طاقت
 نہ رکھتا ہو، یہ رعایت اسی طرح باقی رہنے دی گئی اور ان کے لئے یہ طے فرمایا
 کہ جب مندرجہ بالا شرعی اعذار باقی نہ رہیں تو چھوٹے ہوئے روزے قضا
 کرنے ہونگے۔

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا ہر شخص کی اپنی سمجھ پر چھوڑ دیا گیا
 ہے۔ اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ سفر میں روزہ رکھنا اس کے لئے کسی تکلیف
 کا سبب نہ بنے گا تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو نہ رکھے جب سفر ختم ہو جائے
 تو قضا کر لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی دوران سفر روزہ رکھ لیتے تھے
 اور کبھی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی اسی طرح کرتے تھے۔
 ایک بار سفر کے موقع پر ایک صحابی روزے سے تھے اور جب پڑاؤ ڈالا گیا،
 صحابہ کرام خیمے لگانے لگے تو روزہ دار صحابی بے حال ہو کر گر پڑے۔ دوسرے
 صحابہ ان کے گرد جمع ہو گئے۔ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ دریافت
 فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ فلاں شخص روزے کی وجہ سے بے حال ہو گیا ہے
 تو یہ سن کر محسن انسانیت نے فرمایا یہ کوئی نیکی نہیں ہے جنگ کے موقع
 پر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکماً روزہ رکھنے سے روک دیا کرتے تھے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم دو مرتبہ رمضان کے دوران جنگ میں شریک ہوئے پہلی مرتبہ جنگ بدر میں اور دوسری مرتبہ فتح مکہ کے موقع پر اور دونوں مرتبہ ہم نے روزے چھوڑ دیئے تھے۔

قرآن مجید میں حکم الہی ہے کہ رات تک اپنے روزے پوتے کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو نہی رات شروع ہو، روزہ افطار کر لیا جائے۔ جب رات ختم ہونے لگے اور افق کے مشرقی جانب صبح کی سفیدی ایک یا ایک سیٹھار کی شکل میں نمودار ہو تو سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس معاملے میں چند لمحوں کی تاخیر روزے میں کسی نقصان کا سبب نہیں بنتی اور جب سورج غروب ہو جائے تو فوراً ہی روزہ افطار کر لینا چاہئے۔

سید کوئین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رمضان اور حدیث تشریف کہ رمضان میں روزہ رکھنے والے

کے لئے فرشتے اُپرندے اور سب جانور دعائے مغفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ درخت اور گھاس بھی دعا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے رمضان میں ایک روزہ رکھا اس کو جنت میں زمرہ کا بنا ہوا محل ملے گا جس کے ایک ہزار دروازے ہونگے اور ہر دروازہ پر ایک درخت ہوگا کہ اگر کوئی

آدمی سوار ہو کر اس درخت کے نیچے سفر کرے تو سو سال تک اس کے سایہ سے باہر نہ نکلے گا۔ ماہ رمضان میں ایک درہم کا صدقہ دوسرے مہینوں میں دئیے گئے ہزار درہم کے برابر ہے۔ رمضان شریف کے مناقب میں ۱۵ چیزیں بتلائی گئی ہیں۔

۱۔ روزی فراخ ہو جاتی ہے۔

۲۔ مال و دولت میں برکت ہوتی ہے۔

۳۔ جتنا کوئی کھائے پیئے، اسراف کی بجائے نیکیوں میں درج کیا جاتا ہے۔

۴۔ کاروبار میں انصاف ہو جاتا ہے۔

۵۔ روزہ دار کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔

۶۔ اس مہینے شیطان قید روایا جاتا ہے۔

۷۔ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۸۔ بہشت کے دروازے کھلے کر دئے جاتے ہیں۔

۹۔ ہر رات سات لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں۔

۱۰۔ روزم واروں کے لئے ہر روز بہشت کو سجایا جاتا ہے۔

۱۱۔ ہر جمعہ کی رات اتنے گنہگار دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں جتنے سات

دنوں میں کئے جاتے ہیں۔

۱۲۔ رمضان کی آخری رات تمام گنہگار آزاد کر دیے جاتے ہیں۔

۱۳۔ روزہ دار کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

۱۴۔ روزہ دار کا جسم پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ روزہ دار کو خداوند قدوس کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے ہی سے رمضان

کی تیاریاں شروع فرمادیا کرتے تھے۔ حضرت سلمان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہمیں وعظ فرمایا کہ تم پر ایک

ایسا مہینہ آرہا ہے جو عظمتوں والا مہینہ ہے، برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں

ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے

کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اور اس کی راتوں میں قیام (تراویح) کو باعث

ثواب بنا دیا ہے۔ اس مہینے میں جو شخص بھی نیکی کرے اللہ کا قرب حاصل کرے

گا اس کی مثال یوں ہے کہ گویا اس نے کوئی فرض ادا کر دیا ہو اور جو شخص

اس مہینے میں فرض ادا کرے گا اس کی مثال یوں ہے کہ گویا اس نے کسی

اور مہینے کے ستر فرض ادا کئے ہوں۔

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا پھل جنت ہے یہ مہینہ دوسروں کے ساتھ
 ہمدردی کرنے کا ہے۔ یہی مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا
 ہے۔ جو کوئی کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے گا۔ یہ نیکی اس کے لئے
 گناہوں کی معافی اور دوزخ سے چھٹکانے کا سبب بنے گی اور اس کو اتنا
 ثواب ملے گا کہ اس نے خود روزہ رکھا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا، اے حبیب
 خدا! ہر ایک تو دوسروں کو روزہ افطار نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر
 کوئی صرف ایک کھجور سے یا ایک گھونٹ پانی سے یا ایک گھونٹ لسی سے
 بھی کسی کا روزہ افطار کر دے، تو اللہ جل شانہ اس کو ثواب عطا کر دے گا۔ یہ
 ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت ہی رحمت ہے اس کا دوسرا عشرہ
 مغفرت ہی مغفرت ہے اور تیسرا عشرہ دعا کی آگ سے آزادی ہے جو شخص
 اس مہینے میں اپنے خادم پر سے خدمت کا بوجھ ہٹا کر دے (تاکہ وہ روزہ رکھ سکے)
 تو رب کائنات اس کی مغفرت فرمائے گا۔ اور اس کو آگ سے بری کر دیگا۔
 رحمت کو مین نے فرمایا۔ چار کام ہیں جو اس مہینے میں کثرت کے ساتھ کرو۔
 ان میں سے دو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہیں اور دو ایسے ہیں کہ ان کے بغیر
 گزارہ ہی نہیں۔ پہلے دو کام کلمہ طیبہ کا ورد اور استغفار ہیں اور دوسرے دو

کام جنت کی طلب اور آگ سے پناہ مانگنا ہیں۔
 آپ نے فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے، حق تعالیٰ قیامت کے
 دن اس کو میرے حوض سے ایسا پانی پلاؤں گے کہ اس کو جنت میں داخل
 ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورت انداز میں رمضان
 شریف کی برکتوں اور فضیلتوں کا نقشہ بیان فرمایا ہے۔ روزے کے ساتھ جو
 خصوصی بدکلامی، جھوٹ، غیبت بلکہ کسی کے متعلق برا سوچنے کی بھی ممانعت
 ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینے میں کلمہ طیبہ اور استغفار
 کی کثرت کریں۔ ہر شخص خواہ کسی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہو، دفتروں میں،
 دکانوں میں، کھیتوں میں، کارخانوں میں۔ یہ کر سکتا ہے کہ ہاتھ پاؤں کام میں
 مصروف رہیں اور زبان سے استغفار کرتا رہے۔ جب ایک مہینہ تک یہ
 مشق جاری ہے گی تو لازماً اس کی زبان عادی ہو جائے گی اور انسان زبان
 کے فساد سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ زبان ہی اکثر فساد

کی جڑ ہے

ایک عرب شاعر کہتا ہے

اجز حات السنان اھا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان

یہ رسم تو مندمل ہو جاتی ہیں۔ مگر زبان کے لگائے ہوئے زخم مندمل نہیں ہو پاتے۔

رمضان کی یہی برکت کیا کم ہے کہ انسانی معاشرہ زبان کے فساد سے پاک

ہو جائے۔

یہ صبر کا مہینہ ہے کہ انسان گرمی میں جھوک و پیاس برداشت کرتا ہے

وقت کی پابندی اس پر گراں گزرتی ہے بحری کے وقت جاگنا ڈرامشکل ہوتا ہے

لیکن ان سب چیزوں کو خوشی خوشی صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے۔

یہ ہمدردی کا مہینہ ہے یعنی اڑوس پڑوس کے مساکین جو شرافت کی وجہ سے

بچہ نہیں پھیلا سکتے ان کا خیال رکھا جائے، جو کچھ گھریں پکایا جائے ان غریب

کو بھی بھیج دیا جائے۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا اللہ تعالیٰ کے نہایت

پسندیدہ کام ہے حضرت علامہ جلال الدین سیوطی حضرت ابن عمر کی روایت

نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت

میں ہمیشہ باپنچ سو برگزیدہ بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں جب کوئی

شخص ان میں سے مر جاتا ہے تو اس کی جگہ کوئی اور مقرر کر دیا جاتا ہے۔

صحابہ نے عرض کی، ان لوگوں کی امتیازی صفات کیا ہیں تو آپ نے

فرمایا، یہ لوگ عام سے رگدڑ کرتے ہیں بدخواہوں سے بھی اچھا سلوک کرتے ہیں اور اللہ کے عطا کردہ رزق میں سے لوگوں کے ساتھ ہمدردی کا تبراؤ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی حلال کمائی میں سے رمضان میں کسی کاروزہ افطار کرائے، رمضان کی راتوں میں فرشتے اس پر چمتیں بھیجتے ہیں جس پر چمتوں کا نزول ہوتا ہے، اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے حال میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہ نکلتے ہیں۔ حضرت حماد ایک معروف محدث ہیں۔ آپ روزانہ پچاس آدمیوں کے روزے افطار کرانے کا اہتمام کیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ اولیا، صحابہ کرام سارا سال لنگر چلاتے ہیں۔ اور لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف سے متعلق پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نصیب نہیں ہوئیں۔

۱۔ یہ کہ ان کے منہ کی بدبو بھی اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
 ۲۔ یہ کہ ان کے لئے دریاؤں کی مچھلیاں بھی دعائے مغفرت کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

۳۔ ہر روز ان کے لئے جنت آراستہ کی جاتی ہے۔

۴۔ اس مہینے میں ہر کس شیا طہین قید کر دیے جاتے ہیں۔

۵۔ رمضان کی آخری رات روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ

نے عرض کی۔ اے حسن ازلی کے مظہر اتم صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ لیلة القدر ہوتی

ہے، آپ نے فرمایا۔ نہیں، یہ رات لیلة القدر سے علاوہ ہے کیونکہ دستور

یہ ہے کہ کام ختم کر لینے کے بعد مزدور کو اجرت دی جاتی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رمضان میں روزے رکھ لینے کے

بعد انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات روزہ

رکھنے والے کے منہ کی بدبو کو بھی پسند فرماتا ہے۔ اس لئے کہ محبوب کی

ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت ختم المرسلین نے

ارشاد فرمایا کہ سب منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ قریب ہو گئے۔ جب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین

اور جب دوسرے درجے پر قدم مبارک رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ اور جب تیسرے

درجے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ بعد میں جب آپ خطبے سے فارغ ہوئے

اور نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کی، آج ہم نے منبر پر چڑھتے ہوئے
ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت
جبرائیل میرے سامنے آئے تھے جب میں نے پہلے درجے پر قدم رکھا تو
اس نے کہا۔ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی
اس کی مغفرت نہ ہو سکی میں نے کہا آمین جب میں نے دوسرے درجے پر قدم
رکھا تو اس نے کہا، ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپنا ذکر مبارک
ہو اور وہ درود شریف نہ پڑھے۔ میں نے کہا آمین۔ اور جب میں نے تیسرے
درجے پر قدم رکھا تو اس نے کہا۔ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے والدین یا
ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا مگر انہوں نے اس کو جنت میں
داخل نہ کرایا۔ میں نے کہا۔ آمین۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان شریف میں تہمتوں اور
برکتوں کا بے حساب نازل ہوتا ہے۔ اور جو شخص ایسی حالت میں بھی محروم رہ
جائے وہ واقعی انتہائی بد نصیب ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے رمضان کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا

مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔ حق تعالیٰ اس مہینے میں تمہاری طرف
 توجہ فرماتا ہے اور اپنی رحمت نازل فرماتا ہے جن خطاؤں کو معاف کرتا ہے دعائیں
 قبول کرتا ہے تمہارے تنافس کو دیکھ کر ملائکہ کے سامنے اس پر فخر کرتا ہے۔
 اس لئے تم اللہ تعالیٰ کو نیکیاں کر کے دکھاؤ اور کس قدر کم نصیب ہے وہ شخص
 جو اس مہینے میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہا۔

”تَنَافُسٌ“ کا معنی ہے کسی کام میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ
 لینا۔ جب مسلمان نیکی کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے
 کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے یہ جذبات دیکھ کر بیخوش
 ہوتا ہے اور اپنے ان نیک بندوں پر فخر کرتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری
 کا بیان ہے بسورہ عالم نے فرمایا کہ رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں اللہ
 تعالیٰ جہنم سے قیدیوں کو رہائی عطا فرماتا ہے اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب
 روز میں ایک دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ افطار کے وقت جو دعا کی جائے اللہ تعالیٰ
 قبول کرتا ہے، اس لئے افطار کرتے وقت ضرور دعا کرنی چاہئے حضرت
 ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا: تمہیں آدمیوں کی دُعا رو

نہیں کی جاتی۔ ۱۔ روزہ دار کی دعا جو وہ بوقت افطار کرتا ہے۔ ۲۔ عادل حکمران کی دعا۔ ۳۔ مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو بادلوں سے اوپر اٹھالیتا ہے اور انکی دعاؤں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ربِّ قدوس ارشاد فرماتا ہے: ”مجھے اپنی عزت کی قسم میں تیری دعا ضرور قبول کروں گا، گو کسی مصلحت کی بنا پر کچھ تاخیر ہو جائے۔“

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان آتا تھا تو نبی کریم کا رنگ بدل جاتا تھا۔ آپ نوافل میں اضافہ کر دیتے۔ اور دعاؤں میں بہت عاجزی اختیار کرتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ عرش کو اٹھا رکھنے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اپنی عبادت کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہتے رہو۔

حضرت عمر سے آنحضرت کا ارشاد گرامی مروی ہے کہ رمضان المبارک میں ذکرِ الہی میں مشغول رہنے والا شخص گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ اور اس مہینے اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رمضان کی ہر رات ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اے بھلائی تلاش کرنے والے! ادھر آگے بڑھ اور لے بُرائی کے پیچھے جاتے

والے! بس کرا اور آنکھیں کھول۔ ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ دعا کی قبولیت کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والا رزقِ حلال کھاتا ہو۔ اہل علم سے مروی ہے کہ کوفہ میں ایک جماعت تھی جس کی دعا قبول ہوتی تھی جب کوئی خراب حاکم ان پر مسلط ہوتا تو وہ اس کے خلاف دعا کرتے جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جاتا۔ جب حجاج کا وہاں تسلط ہوا تو اس نے ایک دعوت کی، جس میں اس جماعت کے لوگوں کو بلایا اور جب کھانے سے فارغ ہوا تو کہا کہ میں ان کی بددعا سے محفوظ ہو گیا۔ کیونکہ میں نے حرام کا مال ان کے پیٹ میں داخل کر دیا ہے۔ اب ان کی دعا قبول ہی نہ ہوگی۔

نبی اکرم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے سے فرق ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔ اس میں برکت ہے۔ آپ کسی صحابی کو اپنے ساتھ سحری کھانے کے لئے بلاتے تو فرماتے، آؤ، برکت کا کھانا کھا لو۔ حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں ایک بار ایسے موقع پر آنحضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ آپ سحری تناول فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا یہ برکت کی چیز ہے جو اللہ نے تم کو عنایت فرمائی ہے۔ اس کو مت چھوڑنا۔ روزہ ایسی عبادت ہے جو عذاب اور جہنم کی آگ کے مقابلے

میں ڈھال بن کر انسان کو بچا لیتی ہے۔

ابن عباس راوی ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ رمضان شریف کیلئے جنت کو خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور اس کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام شبرہ ہے اس کی لہروں کی وجہ سے جنت میں درختوں کے اور دروازوں کے کواڑ ہلنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے ایسی دلاویز سیریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی۔ رمضان المبارک کی پہلی رات جنت کے تمام دروازے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ حضرت جبرائیل کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کر دو۔ رمضان کی ہر رات کو منادی کی جاتی ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کر نیو والا جس کی میں توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کون ہے جو غنی کو قرض دے؟ غنی بھی ایسا جو نادار نہیں ہے۔ اور ایسا پورا ادا کرنے والا ہے کہ ذرہ برابر کمی نہیں کرتا۔

آنحضرت نے فرمایا۔ رمضان میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی دی جاتی ہے جو ہر لحاظ سے جہنم ہی کے مستحق ہوتے ہیں۔

آنحضرت نے فرمایا۔ لیلۃ القدر میں چار شخص ایسے ہیں جن کی بخشش نہیں ہوتی۔ پہلا شراب کا عادی، دوسرا والدین کا نافرمان، تیسرا قطع رحمی کرنے والا اور چوتھا کینہ رکھنے والا۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

بیشک ہم نے اس کو (قرآن مجید) لیلۃ القدر میں	إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
اتارا۔ اور آپ کو معلوم ہے؟ کہ لیلۃ القدر کیا	فَأَذْرُكُ فَإِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ
ہے؟ لیلۃ القدر تو ہزار چوبیس سے بہتر ہے۔	الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ
اس (رات) میں فرشتے اور جبرائیل اپنے رب	تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا
کے حکم سے ہر کام کے لئے (زمین پر) اترتے ہیں۔	بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ
(مومنین پر) سلام (بھیجتے ہیں)۔ وہ (شب) (شعب)	هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ
طلوع فجر تک موجود رہتی ہے۔	

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے اُمت کو ایک ایسی
 عظیم الشان رات عنایت فرمائی جس میں عبادت کرنا، ہزار مہینے کی عبادت
 سے بڑھ کر ہے۔ اس رات ملائکہ گروہ درگروہ زمین پر اترتے ہیں اور اللہ
 کے اُن بندوں کو سلامی دیتے ہیں جو بارگاہ رب العالمین میں حاضر ہوتے ہیں
 اتنا بڑا اعزاز اور معمولی سی محنت سے مل جائے، یہ محض رب کریم کا کرم ہے
 اور اس کے محبوب کا صدقہ ہے۔

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا، جو شخص ایمان
 اور احتساب کے ساتھ اس رات کو عبادت کرے، تو اس کے سابقہ تمام
 گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ سید کائنات نے فرمایا اس رات کو جاگ
 کر عبادت کرو، جو کوئی ایسا کرے گا، اس کو اللہ تعالیٰ ہر اس بال کے بدلے جو
 اس کے جسم پر ہے، حج و عمرہ اور شہید کا ثواب عطا کرے گا۔ ایک روایت
 بتلاتی ہے کہ آنحضرت نے دیکھا کہ پہلی امتوں میں لوگوں کی عمریں بہت
 زیادہ ہوا کرتی تھیں مگر آپ کی امت میں لوگوں کی عمریں بہت کم ہیں تو
 آپ کو دکھ ہوا کہ پہلے لوگ لمبی عمروں کی وجہ سے زیادہ نیکیاں کرتے تھے۔
 مگر آپ کی امت کو زیادہ نیکیاں کرنے کے لئے وقت نہیں ملا تو اللہ تعالیٰ

نے آپ کی اُمت کو شبِ قدر عطا فرمائی کہ ایک رات کی عبادت ہزار
 مہینوں کی مقبول عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔

حضرت انس راوی ہیں کہ لیلۃ القدر میں حضرت جبرائیل فرشتوں کے
 ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر وغیرہ میں مشغول پانے
 ہیں اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ خدا کی تمام مخلوق اس رات عبادت
 گزاروں پر سلام بھیجتی رہتی ہے۔ حضرت انس راوی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا
 دو تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے
 افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا ساری بھلائی سے محروم
 رہ گیا۔ اور اس کی بھلائی سے وہی شخص محروم رہتا ہے جو ابدی محروم ہو۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے نوجوان سینماؤں میں رات بھر دھکے کھاتے
 رہتے ہیں۔ اگر رمضان شریف کی راتیں جاگ کر گزار دیں تو کونسی مصیبت
 ٹوٹ پڑے گی جبکہ ان راتوں میں جاگنے کی لذت اور ثواب کا اندازہ وہ کر
 سکتا ہے جس کے احساسات پر ملکوتیت کا پرتاؤ ہو۔ ایسی رات جس کے
 چند گھنٹے جاگ کر بے پایاں ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے، اس کو گنوا دینا
 یقیناً دنیا کی بدترین بد نصیبی اور محرومی ہوگی۔

مُحْسِنِ النَّسَائِيَّتِ نے فرمایا کہ شبِ قدر میں حضرت جبرائیل ملائکہ کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ذکرِ الہی میں مصروف ہوتا ہے، اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی اس عبادت گزاری پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، اے فرشتو! اس مزدور کا کیا اجر ہے جو اپنی خدمت پوری کر لے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔

يا اللہ! اس کا اجر یہ ہے کہ اس کی مزدوری پوری دی جائے، تو خداوندِ قدوس فرماتا ہے۔ اے فرشتو! میرے بندوں اور بندیلوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا ہے پھر دعا کرتے ہوئے اور مجھے پکارتے ہوئے عید گاہ کی طرف چلے۔ میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میرے کرم کی قسم، میرے اونچے مرتبہ اور اونچی شان کی قسم، میں ان لوگوں کی دعائیں ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔ اے میرے بندو! لوٹ جاؤ، کہ تم بخش دئے، گئے ہو اور تمھاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں۔ پس یہ لوگ ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ انکے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

اب سوال رہ جاتا ہے کہ لیلۃ القدر کس تاریخ کو ہوتی ہے؟ سید عائشہ صدیقہ

~~68842~~ 86392

بیان فرماتی ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ لیلة القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ تو اس حدیث کی رو سے رمضان شریف کی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ میں سے کوئی بھی رات لیلة القدر ہو سکتی ہے۔ حضرت عبادہ راوی ہیں کہ آنحضرت ایک دفعہ ہم لوگوں کو لیلة القدر کی اطلاع دینے کیلئے باہر نکلے اور دیکھا کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں لیلة القدر کی خبر دینے کیلئے باہر نکلا تھا۔ مگر فلاں فلاں مسلمان جھگڑ رہے تھے۔ اس جھگڑے کی نحوست یہ پڑی کہ لیلة القدر کی تعیین اللہ تعالیٰ نے روک لی ہے۔ لہذا اب لیلة القدر کو رمضان کی ۲۵-۲۷ یا ۲۹ کی راتوں میں تلاش کرو۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا باہمی جھگڑنا اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔ خود اندازہ کریں کہ آج ہماری بدبختی کا کیا عالم ہو گا کہ ہم بیکار باتوں پر دن کا فساد کرنے لگتے ہیں۔

رمضان شریف میں چہرہوں اور بکتوں کے حاصل کرنے کے مختلف طریقے بتلائے گئے ہیں۔ ان سب میں سے ایک بہتر طریقہ اعتکاف ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اعتکاف کرنیوالا

گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کوئی کر سکتا ہے۔ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص محض اللہ کی رضا کیلئے ایک دن بھی اعتکاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بطور رکاوٹ بنا دیتا ہے اور انکا فاصلہ آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔

اگر کوئی شخص خود پر اعتکاف واجب کر لے تو اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہے اور سنت یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا جائے مگر دس دنوں سے کم بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔

اعتکاف کا مقصد یہ ہے کہ انسان تھوڑے عرصے کے لیے نہ صرف اپنے جسم کو بلکہ اپنی فکر کو بھی دنیاوی پرگندگیوں سے پاک کر کے گوشہ نشینی کے ذریعے خدائے لم یزل کی طرف متوجہ ہو جائے۔ چونکہ اسلام میں ترک دنیا کی اجازت نہیں، معاشرتی ذمہ داریاں نبھانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے مواقع فراہم کر دیئے ہیں کہ انسان تھوڑے وقت کے لئے اہل دنیا سے دور ہو کر عبادت کی لذت حاصل کر سکے۔ علمائے اُمت نے رمضان شریف میں پنہاں اسرار و رموز کی

تلاش میں شاہسوارِ فکر کو میدانِ حکمت میں اتارا ہے اور بہت قیمتی باتیں
 تحریر فرمائی ہیں۔ علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری اپنی تفسیر میں لکھتے
 ہیں کہ "رمضان" میں پانچ حروف ہیں جو اس ماہ مبارک کی برکات
 ظاہر کرتے ہیں یعنی حرف "س" سے رحمت، حرف "م" سے مغفرت،
 حرف "ض" سے ضمان الہی، حرف "الف" سے الفت اور حرف
 "ن" سے نور ایمان کا اشارہ ملتا ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ ربّیہ
 العلیین میں عرض کی اے اللہ! امت محمدیہ کو کون سا مہینہ عطا فرمایا
 جائے گا۔ جو اب ملا۔ ان کو رمضان کا مہینہ دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰ
 نے عرض کی۔ اے خداوند قدوس! اس مہینے کی کیا فضیلت ہے۔ جو اب
 ملا۔ رمضان کو دوسرے مہینوں پر اس طرح کی فضیلت حاصل ہے،
 جس طرح مجھ کو اپنے بندوں پر فضیلت حاصل ہے اس مہینے میں جو
 شخص ایک روزہ رکھے گا۔ میں اس کو ساری مخلوق کی نیکیوں کے برابر
 ثواب عطا کروں گا، تو حضرت موسیٰ نے التجا کی۔ اے مالکِ ارض و سما!
 مجھے بھی حضرت محمد مصطفیٰ کی امت سے بنا دے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ معمولی سی محنت اور تھوڑے سے عمل کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ہمیں جن بے حد و بے شمار عنایات سے نوازتا ہے وہ محض اس کے اپنے حبیبِ مکرم کی نعلینِ شریفین کا صدقہ ہے۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ جس کے صدقے میں ہم گنہگاروں کو یہ عزت بخشی گئی ہے، ہم اُس پر ہر لمحہ درود و سلام کے نذرانے پیش کریں، اور اس کی بارگاہ میں شکرانے ادا کریں۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرًا خُلِقَ كُلِّهِمْ

رُوزَةُ اَوْرَسِيْلٍ سَيِّدِ السُّبُوْتِ | سیرت کا لفظ ہمات سے ہاں عام شور پیر

مبارک کہ پر بولا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حضرت ختم الرسل حسن سیرت کی اعلیٰ مثال ہیں۔ جس کا کردار اور جس کا خلق، جس قدر اس بہترین مثال کے ساتھ مطابقت پیدا کرتا چلا جائے گا، اسی قدر اس میں خوبیاں نکھرنی چلی آئیں گی۔ ورنہ تو سیرت کا لفظ عام ہے۔ ہر انسان کا کردار اور خلق اس میں شامل ہے جس کے دو پہلو ہیں خلقِ حسن اور

خُلُقِ قَبِيحٍ حُسْنِ خُلُقٍ يَاحَسَنُ سِيرَتِ كَمَا مَفْهُومٌ كَيَا هِيَ؛ اِمَامِ عَزَالِي فَرَمَاتِي
 هِيں۔ ” قُوَّتِ تَفَكَّرٍ، قُوَّتِ شَهْوَتِ اَوِ رَقُوَّتِ عَضْبِ كِي اَصْلَاحِ وَاَعْتِدَالِ
 كَا نَامُ حُسْنِ خُلُقٍ هِيَ۔“ دوسری جگہ اِمَامِ عَزَالِي اَجْبَاءِ الْعُلُومِ مِيں قَمِيْطَرِزِ هِيں۔
 ”خُلُقِ لِبْسِ اسْ بِيْئَتِ رَاسِخَةٍ كَا نَامُ هِيَ حَيْسَ سَے تَمَامِ اَفْعَالِ بِلَا تَكْلَافِ
 صَادِرِ هِيں۔ اِگَرِ يَهْ اَفْعَالِ عَقْلًا وَاَشْرَعًا عَمْدَهْ اَوِ رَقَابِلِ تَعْرِيفِ هِيں، تَوِ
 اسْ بِيْئَتِ كُو خُلُقِ نِيْكَ، اَوِ اِگَرِ بُرِّے اَوِ رَقَابِلِ مَذْمُوتِ هِيں، تَوِ اسْ
 بِيْئَتِ كُو خُلُقِ بَدِّ كِهْتِي هِيں۔“

انسان کے لئے جو بھی نظامِ زندگی مرتب کیا جائیگا، اس میں بنیادی
 مقصد یہی ہوگا کہ انسانی معاشرہ کے افراد حسنِ اخلاق سے آراستہ ہوں۔
 انسان کی تین قوتیں، جیسا کہ اِمَامِ عَزَالِي نے کہا ہے، اِگَرِ اَصْلَاحِ پَدِيْرِ اَوِ
 اَعْتِدَالِ پَرِ هِيں تَوِ فِسَادِ مَعَاثِرِهْ كَا اِمْكَانُ تَقْرِيْبًا خْتَمِ هُوْ جَاتَا هِيَ۔ اَوِ رُوْه
 تِيْنِ قُوْتِيْنِ، تَفَكَّرٍ، شَهْوَتِ اَوِ عَضْبِ هِيں۔ ہَمْ قُوَّتِ عَضْبِيَّةِ يَاقُوَّتِ شَهْوَانِيَّةِ
 كُو نَهْ تَوِ بِالْكَلِّ خْتَمِ كَرِ سَكْتِي هِيں اَوِ رَنَهْ هِيَ اَيْسَا كَرِ نَا كِسِيْ بِيْجِيْ زَنْدَهْ مَعَاثِرِهْ كِي
 لِيْے كُوْنِيْ اِجْهِيْ بَاتِ هُوْ سَكْتِي هِيَ۔ صَرْفِ اِپْنِيْ نِظَامِ زَنْدَكِيْ مِيں اَيْسِيْ
 اَصُوْلِ وَاَصْوَابِ بَطْرَحًا سَكْتِي هِيں، جِنِّ سَے اِنِ قُوْتُوں كِي اَصْلَاحِ هُو۔ اَوِ رِيْہ

قوتیں حدِ اعتدال پر رہیں یہی وہ نکتہ ہے، جس کو بنیاد بنا کر اللہ تعالیٰ نے ایک نظامِ عبادات مرتب فرمایا اور اس کو بنی نوع انسان کے سامنے رکھ دیا۔

روزہ جس کو عربی میں "الصَّوْم" کہتے ہیں اس نظامِ عبادات کا ایک حصہ ہے۔ صوم کا لغوی معنی تو ہوتا ہے کسی چیز سے رک جانا بلکہ اصطلاحاً شریعت میں کھانے، پینے اور مباشرت سے رک جانا روزہ کہلاتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ چند شرائط اور بھی ہیں۔

روزہ میں انسان طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔ کیا بھوک یا کھانا انسانی سیرت پر اثر انداز ہوتا ہے؟ حکماء، اور ڈاکٹرز اس کا جواب یہی دیتے ہیں کہ ہوتا ہے اور وہ لوگ جو انسان کے ڈھانچے، اس کی خلقت اور فطرت سے آگاہ ہیں وہ بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ رات و رات سید الرسل جو مکارمِ اخلاق کے معلم ہیں، آپ نے اس لئے روزہ کی فضیلتیں بیان کرتے ہوئے رمضان شریف میں اس کو فرض قرار دیا ہے۔ تورات میں رمضان کی جگہ محطہ کہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ روزہ سے انسان کے گناہ مٹ جاتے

ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتا ہے اور یہ اس کا بدلہ ہوتا ہے، بلکہ اس سے نفس کی سرکشی ختم ہو جاتی ہے اور انسان گناہ کی طرف راغب نہیں ہوتا۔

انجیل میں اس کے لئے "طاب" کا لفظ استعمال ہوا کہ انسان روزہ کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ اس کی بھی مذکورہ دو وجہیں ہیں۔

زبور میں "قُرْبَت" کا لفظ لایا گیا کہ اس سے قربتِ خداوندی نصیب ہوتی ہے۔ یعنی انسان حُسنِ سیرت سے آراستہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

قرآن مجید میں "دَمَضَان" کا لفظ ہے۔ "دَمَض" ہوا اور بارش کو کہتے ہیں۔ جب انسان کا کردار درست، اور اس کا اخلاق سدھر جائے، تو وہ اللہ کی مخلوق کا محبوب ہو جاتا ہے۔ ہر مخلوق اسکی بھلائی کے لئے دعا کرتی ہے۔ بلکہ اس کی ہر مشکل میں اس کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے، جس کو رحمتِ خداوندی کی بارش اور مغفرتِ الہی کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

پیٹ کی غذا انسانی روح اور کردار پر کیا اثر کرتی ہے، اس کی

وضاحت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ کوفہ میں صالح لوگوں کا ایک گروہ رہتا تھا۔ ان کی دعا جلدی قبول ہو جاتی تھی۔ جب بھی کوئی ظالم حاکم کوفہ پر مسلط ہو جاتا، تو یہ لوگ دعا کرتے اور کوفہ والوں کو اس سے نجات مل جاتی تھی۔ جب حجاج نے کوفہ کا چارج سنبھالا تو اس نے ان لوگوں کی دعوت کی اور ان کو خوب کھلایا پلایا۔ جب وہ لوگ کھاپی کر چلے گئے تو حجاج نے کہا کہ میں ان لوگوں کی بددعا سے بچ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے پوچھا، وہ کس طرح؟ تو اس نے کہا، اس طرح کہ میں نے مال حرام ان کے پیٹوں میں داخل کر دیا ہے۔ اب ان کی دعائیں قبول ہی نہیں ہونگی۔

ڈاکٹری اصول کے مطابق سحر خیزی، بدنی صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر آدمی صبح سویرے بیدار ہو جائے تو جسم چست اور ذہن ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اس کے برعکس دیر تک سوئے رہنا جسمانی سستی اور ذہنی پڑمردگی کا باعث بنتا ہے۔ ظاہر ہے اگر جسم بھاری اور دماغ بوجھل رہے تو انسانی سیرت ضرور اس سے متاثر ہوتی ہے۔ انسان کی قوتِ فکر اور سوچ کے دھارے مسدود ہو جاتے ہیں۔ مزاج میں چڑچڑاہٹ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے فرائض بخوبی سرانجام نہیں ہو پاتے۔ اور پھر انسان

بُری انجام کے خوف سے کم، غلام اور محو، اور غلاموں کے ساتھ۔ ایسی صورت میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ روابط خوشگوار نہیں رہتے۔ یہ وہ عوارض ہیں کہ روزہ ہر انسان کو ان سے پاک کر دیتا ہے۔ جبھی تو دانائے فطرت سید الخلق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "روزہ" بدن کی "زکوٰۃ" ہے۔

کسی خاص مقصد کو سامنے رکھ کر مُعیّنہ وقت کے لئے پیٹ کی بھوک برداشت کرنا خصوصی اثرات مرتب کرتا ہے۔

عارفِ رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایں وہاں لستی دہانے باز شد کو خورندہ لقمہ ہائے از شد
جب تو نے یہ ظاہری منہ بند کر لیا تو ایک دوسرا منہ کھل گیا جسکے ذریعے راز (معرفت) کے لقمے تجھے کھلائے گئے۔

لب فرو بند از طعام و از شراب سوئے خوان آسمانی کن شتاب

کھانا پینا بند کر دے اور آسمانی دسترخوان کی طرف دوڑ لگا۔ یعنی اس وقت پر آگاہی حاصل کر۔

چون بخوردی میکشد سونے حرم دخل را خجے بباند لاجرم

پیٹ کی غذا جنسی ضرورت پیدا کرتی ہے۔ جب کوئی چیز داخل ہوتی ہے تو لازماً کہیں سے خارج بھی ہوتی ہے۔

گر نباشد جوع، صد رنج و کمر از پئے ہیضہ برآرد از تو سر

اگر بھوک نہ رکھیں تو ہیضہ کی طرح کی کئی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

بیچ جوع از رنجہا پاکیزہ تر خاصہ در جوع است فصل و ہنر

بھوک کی تکلیف دوسری تکلیفوں سے بہتر ہے۔ خصوصاً جب کہ بھوک کی وجہ سے انسان کو کئی فضیلتیں حاصل ہوتی ہیں۔

جوع مرخصان حق را دادہ اند تا شود از جوع شیر زور مند

بھوک خاصانِ خدا کو دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ ان کی روحانی قوتیں بڑھتی ہیں، وہ طاقتور شیر بن جاتے ہیں۔

جوع ہر حلف گدار کے دہند چوں علف کم نیست پیش می نہند

ہر معمولی بھکاری کو بھوک کی برداشت کا حوصلہ نہیں ملتا چونکہ گھاس پھوس بہت ہے اسلئے سب اسکے سامنے کھینچے ہیں۔

حضرت عارفِ رومی نے جو کچھ کہا ہے اسکی تفصیل وہی ہے جو

ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ کسی بھی جانور کو سدھانے

اور اپنا مطیع بنانے کے لئے اس کو بھوکا رکھتے ہیں۔ انسانی نفس جو

سرکش درندہ ہے۔ انسانی سیرت و کردار کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کو

سدھانے اور اپنا مطیع بنانے کے لئے انسان کو بھوک کا مجاہدہ کرنا

پڑتا ہے۔ اسلامی نظامِ قانون میں مختلف جرائم اور گناہوں کے ارتکاب

کے بعد کفارے کے طور پر روزے رکھنے کی ہدایات بھی ملتی ہیں۔ کیا یہ

روزے محض سزا کے طور پر ایک جسمانی اذیت کا درجہ رکھتی ہیں، نہیں، اور ہرگز نہیں، بلکہ ان سزاؤں میں ایسے نفسیاتی اور روحانی پہلو مضمحل ہیں کہ ان کے رو بہ عمل لائے جانے کے بعد جرائم اور معاصی کے ارتکاب کا میلان ختم ہو جاتا ہے

عبادات مقصود بالذات نہیں، بلکہ انسان میں حسن سیرت اور بلندی کردار پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اگر ان سے یہ مقاصد حاصل نہیں ہو پاتے، تو یقین کرنا چاہئے کہ ہم یہ عبادات سرانجام دے کر بھی منشاء خداوندی کو پورا نہیں کر پاتے۔

فرد پر انفرادی روزے کے اثرات کے ساتھ ساتھ اجتماعی روزے کے مجموعی معاشرتی زندگی پر بھی عجیب اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جماعتی روزے کی مثال رمضان کے روزے ہیں۔ سحری کا وقت ہے۔ بچہ اندھیرا باقی ہے۔ بچے، جوان، عورتیں، مرد بیدار ہیں۔ ہر گھر میں چولہا روشن ہے۔ پورا اسلامی معاشرہ ایک تربیتی کیمپ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ صبح ہوتی ہے، ساکتی ساکتی سے ملتا ہے۔ ہم آہستگی سے بکھتی اور باہمی اتحاد اور یکسانیت کا عظیم مظاہرہ ہوتا ہے۔ شام ہونے

کو آتی ہے۔ افطاری کی تیاری ہو رہی ہے۔ پورا مسلم معاشرہ ایک خاندان نظر آتا ہے۔ ہر فرد دوسرے کے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ روزے کے ثمرات کما حقہ حاصل کر سکے۔ اگر کسی کے دل میں کسی کے متعلق کدورت تھی بھی تو دونوں پورے ایک مہینہ تک ایک دوسرے کے خلاف کوئی بات نہ کہنے پر سختی کے ساتھ پابند ہیں۔ لازمی بات ہے کہ اس طرح کا ایک مہینہ دل کی کدورتیں مٹانے کے لئے کافی ہوتا ہے اور عید کے دن لازماً دونوں گلے مل کر بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔

روزہ کی تکلیف بہر صورت نفس کی سرکشی کو ختم کر دیتی ہے۔ اور اسی نفس کی سرکشی اور انا کی خدائی ہی دلوں میں کدورت کا اصل سبب ہوتی ہے۔ جب وہ ختم ہو چکی تو یہ بھی ختم ہو گئی۔ پورا اسلامی معاشرہ ایک جسم کے مختلف اعضاء کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اگر کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو بلا اختیار دوسرا عضو اس کی طرف سے مدافعت کے لئے اٹھ جاتا ہے۔ کسی بھی فلاحی معاشرہ کے بلند کردار اور حسن سیرت کی اس سے بہتر مثال نہیں ہو سکتی ہے۔

مسائلِ رمضان المبارک

مسائلِ سحری، سحری کھانا سنت ہے اور باعثِ برکت ہے اگرچہ ایک لقمہ ہی کھائے۔ سحری میں تاخیر مستحب ہے مگر اتنی نہیں کہ وقت میں شک ہو جائے لکہ وقت میں گنجائش نہ ہو تو بحالت جنابت سحری کھا سکتا ہے۔ ویسے غسل جنابت میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے روزہ کی نیت لازم ہے۔ ہر روز نیت کرے۔ اور نیت بعدِ عروبِ آفتاب سے صبحی کبریٰ (دوپہر) سے کچھ پہلے تک کر سکتا ہے۔ نیت زبان سے ادا کرے بہتر ہے۔ سحری کھا کر سویا یا دن میں سویا، احتلام ہو گیا۔ تو روزہ میں کچھ فساد نہیں آئے گا۔ غسل کرے۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر، جب آدمی ایسا بیمار ہو کہ

روزہ رکھنے سے جان جانے یا مرض کے بڑھنے یا دیر پا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ روزہ نہ رکھے۔ جب صحت ہو جائے قضا کرے۔ ایسا بوڑھا جو روز بروز کمزور ہوگا۔ نہ اب روزہ رکھنے پر قادر نہ بظاہر آئندہ ہو سکے گا، ہر روزے کے بدلے فدیہ دے۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جب انہیں اپنی ذات یا بچے کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو ان کو روزہ

نہ رکھنا جائز۔ لیکن قضا لازم

روزہ توڑنا گناہ ہے، روز رکھ کر توڑ دینا سخت گناہ ہے۔

ہاں اگر ایسا بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑنے سے جان کے جانے کا خطرہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا احتمال قوی ہو، یا ایسی شدید پیاس لگی کہ مر جانے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے۔ البتہ صحت ہونے پر قضا لازم ہے۔ مسافر پر لازم ہے کہ جب دن میں مقیم ہو جائے تو پورے دن روزہ دار کی طرح رہے۔

روزہ کے مکروہات، کسی چیز کا بلا عذر چکھنا چبانا یا بس

طور کہ حلق سے نیچے نہ اترے۔ جھوٹ جھلی غیبت، کالی گلوچ، ناحق ایذا دینا۔ منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نکلنا، کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔ روزہ دار کو چاہئے کہ ان امور سے اجتناب کرے۔

جن صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ بھول کر

کھانا پینا، بلا اختیار گردوغبار، دھواں، مچھی یا مچھر کا حلق میں چلا جانا۔ آنکھ میں دوائی ڈالنا، خود بخود قے کا آنا خواہ منہ بھر کر آئی ہو۔ بوقت غسل کان میں پانی کا پرھ جانا، دانتوں میں اٹکی ہوئی چیز کو نکل لینا جب کہ

وہ چنے کی مقدار سے کم ہو۔

بجائے روزہ سرمہ لگانے، سر اور بدن پر تیل ملنے، مسواک کرنے، عطر و عیضہ سونگھنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ان باتوں سے روزہ مکروہ ہوگا۔

روزہ کے مُفسدات

جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ واجب ہوتا ہے،

۱۔ جان بوجھ کر کھانا پینا۔ ۲۔ فطری یا غیر فطری طور پر جنسی خواہشات کا ارتکاب کرنا۔ ۳۔ حقتہ، بیڑی، سگریٹ، نسوار کا قصد استعمال کرنا۔
کفارہ :- ایک غلام آزاد کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو متواتر ساٹھ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی ناممکن ہو تو حسبِ حیثیت ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دیا جائے۔

جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا لازم ہے،

۱۔ وضو یا غسل کے وقت پانی کا حلق میں چلا جانا۔ ۲۔ حقتہ کرنا یا کرانا۔ ۳۔ کان یا ناک میں تیل یا گیلی دوا ڈالنا۔ ۴۔ لوہا، کنکر، لکڑی کا غذا و عیضہ نکلنا۔ ۵۔ قصداً منہ بھر کر قے کرنا۔ ۶۔ لوبان یا اگر بتی کا دھواں قصداً ناک یا حلق

میں داخل کرنا۔ ۷۔ سحری کا وقت سمجھ کر صبح صادق کے وقت کچھ کھاپی لینا۔

۸۔ بھول کر کھانے پینے کے بعد عمداً کھانا پینا۔

ختم شمس

بیاد امام اہل سنت مجددین و ملت

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی مدظلہ

جامعہ ضروریہ اوار العلوم

۲۴۔ ایچ واہ کینٹ
ذیرنگرائی

مفکر اسلام مفسر قرآن ضیاء الامت حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ایم۔ اے۔ (الذہیر) مدیر اعلیٰ ماہنامہ ضیاء حرم لاہور۔

جائزہ میں طلباء کو علوم اسلامیہ میں اہل عربی، علم عربی، فاضل عربی اور علوم جدیدہ میں میٹرک ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات بھی دلائے جاتے ہیں۔

داخلہ کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت ٹیل پاس ہونا ضروری ہے۔ اہل اسلام سے استدعا ہے کہ جامعہ کے ساتھ مل کر تعاون کریں۔

منجانب مجلس منتظر جامعہ ضروریہ اوار العلوم (حسٹریٹ) ۲۴ ایچ واہ کینٹ

میں داخل کرنا۔ ۷۔ سحری کا وقت سمجھ کر صبح صادق کے وقت کچھ کھاپی لینا۔

۸۔ بھول کر کھانے پینے کے بعد عمداً کھانا پینا۔

ختم ششم

بیاد امام اہل سنت مجددین و ملت

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

جامعہ رضویہ الزوار العلوم



۲۴- ایچ

مفکر اسلام مفسر قرآن ضیاء الامت حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ایم ۳۰ لائسنس ہندوستان علی ماہنامہ ضیاء حرم لاہور۔

جائزہ میں طلباء کو علوم اسلامیہ میں اسی علم عالم عربی فاضل عربی اور علوم جدید میں میٹرک ایف اے اور بی اے کے امتحاناً بھی دلائے جاتے ہیں۔

داخلہ کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت ٹیل پاس ہونا ضروری ہے۔ اہل اسلام سے استدعا ہے کہ جامعہ کے ساتھ عملی تعاون کریں

منجانب مجلس منتظر جامعہ رضویہ الزوار العلوم (رجسٹرڈ) ایم ۲۴ ایچ واکنہٹ

میں داخل کرنا۔ ۷۔ سحری کا وقت سمجھ کر صبح صادق کے وقت کچھ کھاپی لینا۔

۸۔ بھول کر کھانے پینے کے بعد عمداً کھانا پینا۔

ختم ششم

بیاد امام اہل سنت مجددین و ملت

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

جامعہ رضویہ الزوار العلوم



۲۴- ایچ

مفکر اسلام مفسر قرآن ضیاء الامت حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ ایم ۳۰ لائسنس ہندوستان علی ماہنامہ ضیاء حرم لاہور۔

جائزہ میں طلباء کو علوم اسلامیہ میں اسی علم عالم عربی فاضل عربی اور علوم جدید میں میٹرک ایف اے اور بی اے کے امتحاناً بھی دلائے جاتے ہیں۔

داخلہ کیلئے کم از کم تعلیمی قابلیت ٹیل پاس ہونا ضروری ہے۔ اہل اسلام سے استدعا ہے کہ جامعہ کے ساتھ عملی تعاون کریں

منجانب مجلس منتظر جامعہ رضویہ الزوار العلوم (رجسٹرڈ) ایم ۲۴ ایچ واکنہٹ